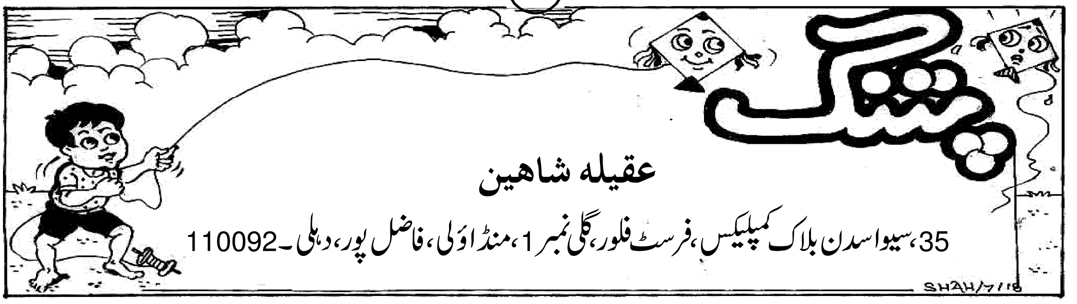

پتنگ

عقیلہ شاہین

35، سیوا سدن بلاک کمپلیکس، فرسٹ فلور، گلی نمبر 1، منڈاوَلی، فاضل پور، دہلی-110092

بھارت میں پتنگ بازی کا شوق بہت پرانا ہے۔ ''اَمرکوش'' نامی ایک قدیمی گرنتھ میں پتنگ بازی کا ذکر ہے، لیکن کئی لوگوں کا ماننا ہے کہ پتنگ بازی کا شوق بھارت میں چین سے آیا ہے۔ یورپ میں پتنگوں کی شروعات حضرت عیسیٰؑ سے چار صدی قبل مانا جاتا ہے، جب یونان کے شہر 'ٹرٹیم' میں اُس وقت کے مشہور سائنسداں، آرکیٹس (معمار) نے پہلی پتنگ اُڑائی۔

بچو! سالوں سال پہلے چین میں پتنگوں کا استعمال دشمنوں کو ڈرانے کے لیے بھی کیا جاتا تھا، یہ ہی نہیں فوجیوں کو پتنگ کے سہارے اُڑانے کی کوششیں بھی کی گئیں، تاکہ وہ اونچائی پر پہنچ کر دشمنوں کی صحیح جانکاری حاصل کر سکیں۔ انسان کو لے کر اُڑائی جانے والی پتنگوں کو بہت بڑا بنایا جاتا تھا اور ان میں ڈور کے بجائے مضبوط تار لگا ہوتا تھا، جس کو سنبھالنے کے لیے کافی لوگوں کی ضرورت ہوتی تھی۔

جاپانی، پتنگوں کو 'جھکا' کہتے ہیں۔ جنگ کے دوران جب ڈاک تار بھیجنے کا معقول انتظام نہیں تھا تب اِن ہی پتنگوں کے ذریعے اہم خبریں بھیجی جاتی تھیں، کبھی لالٹین لٹکا کر اور کبھی طرح طرح کے کاغذوں کی چپی لگا کر فوجیوں اور بادشاہوں کے بیچ صلاح مشورہ کے لمحوں میں اِن پتنگوں نے خفیہ محکمہ کا کام کیا، 'اِج' نامی پہاڑی علاقے کے آس پاس 'اوشیما' کے قلعے میں جب 'مینا موتی نوتمے' تو مو قید تھا تب وزن دار پتنگ بنائی گئی، جس پر بٹھا کر اُسے 'ہوشیو' شہر واپس لایا گیا۔ جنگ میں کام آنے والے بہادر فوجیوں کے قصّے، کہانیاں صرف تاریخ کے پنّو میں درج کی جاتی تھیں، لیکن بعد میں ہوا میں باتیں کرنے والی پتنگوں پر لکھی جانے لگیں، لیکن پتنگ اُڑانے، بنانے اور پیچ لڑانے کا ہنر بھارت میں ہی پھلا پھولا۔ بھارت کے پتنگ شوقینوں نے اِسے عام لوگوں تک پہنچایا اور اسے ایک مشہور کھیل کی شکل میں قائم کیا اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

دنیش بہادر جیسے لوگ بھارت کی پتنگ کو دنیا کے مشہور کھیلوں کی فہرست میں شمار کرنے کی جی توڑ کوشش میں آج بھی لگے ہوئے ہیں۔ مشہور پتنگ باز دنیش بہادر نے بھارت میں ہی نہیں بیرون ممالک میں پتنگ اُڑا کر بہت شہرت پائی تھی اور بھارت کا نام روشن کیا۔ انھوں نے ۱۲۰ ملکوں میں پتنگ اُڑانے کا ریکارڈ قائم کیا تھا۔ اِس پتنگ باز کو جسے پتنگ اُڑانے میں مہارت حاصل تھی امریکہ نے ماسٹر کائٹ مین کے خطاب سے نواز کر عزت افزائی کی تھی۔

احمد آباد میں، دنیا میں اپنے ڈھنگ کا انوکھا پتنگ عجائب گھر (Museum) ہے جو ہر سال مکر سنکرانتی کو ایک بڑا پتنگ جشن منعقد کرنے کے لیے مشہور ہے۔ اس کو ۲۷/ فروری ۱۹۸۶ء کو 'سنسکار کیندر' (Sanskar Kendr) نامی عمارت میں کھولا گیا تھا۔ پتنگ کی بابت دنیا بھر سے اکٹھی کی

گئی ناپید جانکاری اور تاریخ کے ساتھ یہاں دنیا کے الگ الگ ممالک میں اُڑائی جانے والی پتنگوں کے نمونے موجود ہیں۔ اِس عجائب گھر میں پتنگ کی ایک ہزار سے بھی زیادہ ناپید قسمیں اکٹھی کی گئی ہیں۔

پتنگوں نے ہندو، مسلم ایکتا کو بھی بڑھاوا دیا ہے۔ لکھنؤ میں جہاں دیوالی کے دِن سب سے زیادہ پتنگ بازی کا ہی تہوار مانا جاتا ہے۔ یہاں الگ الگ تہوار پر الگ الگ قسموں کی پتنگیں اُڑانے کا رواج ہے۔ جیسے عید کے دن پانچ چاند لگی پتنگیں اُڑائی جاتی ہیں تو بسنت (موسم بہار) کے دِن بسنتی (پیلی) رنگ کی۔ اسی طرح ہولی کے دِن رنگ برنگی پتنگیں اُڑائی جاتی ہیں۔ ۱۵/اگست اور ۲۶/جنوری کو ترنگی پتنگ اُڑائی جاتی ہے۔

پتنگ بازی بچوں کا پسندیدہ شوق ہے، چاہے مکر سنکرانتی، دیوالی، عید کا تہوار ہو یا ۱۵/اگست یا ۲۶/جنوری ہو آتے آتے پتنگ بازی کا ایک نشہ بچوں میں بڑھتا ہی جاتا ہے۔ اسکول سے چھٹی ہوتے ہی گھر پہنچے، بستہ رکھا، کھانا کھایا یا نہیں، لیکن پتنگ لے کر چھت پر ضرور چلے جاتے ہیں، لیکن کیا بچو! آپ جانتے ہیں کہ ہر سال پتنگ بازی کرتے کرتے کتنے بچے حادثہ کا شکار ہو جاتے ہیں؟ ہڈّیاں ٹوٹ جاتی ہیں، کئی بار تو چھت سے گر جانے کی وجہ سے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور کتنے ہی بچے عمر بھر کے لیے اپاہج ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اس دفعہ ۱۵/اگست پر جب آپ پتنگ اُڑانے جائیں تو احتیاط سے کام لیں، ساتھ ہی بچوں کے والدین اور گھر کے بڑے ممبروں کو کچھ باتیں دھیان میں رکھنی چاہیے۔

☆ بچوں کو بنا منڈیر والی چھت پر کسی بھی صورت میں پتنگ نہ اُڑانے دیں، کیونکہ پتنگ اُڑاتے ہوئے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کا دھیان نہیں رہتا اور حادثہ ہو جاتا ہے۔

☆ جب کوئی پتنگ کٹ کر آتی ہے جو بچوں کا دھیان آسمان کی جانب رہتا ہے۔ کٹی پتنگ کو پانے کے لیے بچے چھت پر بھاگتے ہیں جس کی وجہ سے گرنے کا اندیشہ بنا رہتا ہے۔ ساتھ ہی سڑک پر دوڑنے والے بچوں کا دھیان بھی صرف آسمان میں اڑ رہی اُس پتنگ کی طرف ہی رہتا ہے ایسے میں وہ کسی بھی سڑک پر چلنے والی گاڑیوں Vehicle سے ٹکرا جاتے ہیں، احتیاط برتیں۔

☆ کئی دفعہ پتنگیں بجلی کے تاروں میں اُلجھ جاتی ہیں، جنھیں بچے بنا سوچے سمجھے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے بھی کبھی کبھی بڑا خطرناک حادثہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے بجلی کے تاروں میں الجھ جانے پر پتنگ نکالنے کی کوشش بالکل نہ کریں۔

☆ اسی طرح کئی دفعہ پتنگیں درختوں میں بھی اُلجھ جاتی ہیں، جنھیں نکالنے کے لیے بچے درخت پر چڑھ جاتے ہیں۔ پیڑ پر چڑھ کر پتنگیں نکالنا بھی حادثہ کو دعوت دینا ہے۔ اس لیے پیڑ میں پتنگ الجھ جانے پر اُس کا لالچ چھوڑ دیں۔

<u>حادثہ سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات بچوں کو دیں:</u>

۱۔ کھلے میدان میں جا کر پتنگ اُڑائیں، تا کہ گرنے کا ڈر نہ رہے۔

۲۔ پتنگ کو کھیل ہی سمجھ کر کھیلیں۔ ایک پتنگ کے لیے آپس میں من مٹاؤ یا جھگڑا کرنا کہاں کی سمجھداری ہے؟

۳۔ مانجھا تیار کرنے کے لیے کانچ کا مسالہ تیار نہ کریں۔

۴۔ جو بچے پتنگ لوٹنے کے لیے دوڑتے ہیں، انھیں آمد و رفت سے گھری سڑکوں، چوراہوں پر دھیان رکھنا چاہیے۔ OO